ہفتہ وار رسالہ: 349
WEEKLY BOOKLET: 349

امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب "550 سنّتیں اور آداب" کی ایک قسط

107 سُنّتیں اور آداب

صفحات 17

عیادت کی 33 سنّتیں اور آداب 01
جنازے کے بارے میں 15 سنّتیں اور آداب 08
قبر و دفن کی 22 سنّتیں اور آداب 11
قبرستان کی حاضری کی 21 سنّتیں اور آداب 14

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوبلال
محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

یہ مضمون کتاب "550 سنتیں اور آداب" کے صفحہ 72 تا 90 سے لیا گیا ہے۔

107 سُنّتیں اور آداب

دُعائے عطّار: یاربَّ المصطفٰے! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ "107 سنّتیں اور آداب" پڑھ یا سُن لے اُسے اللہ پاک کے سب سے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سُنّتوں سے محبت اور ان پر عمل کرنے کی توفیق دے اور ماں باپ سمیت اس کی بے حساب مغفرت فرما۔

اٰمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرودِ پاک پڑھا اللہ پاک اُس پر دس رحمتیں بھیجتا اور اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھتا ہے۔

(ترمذی،2/28،حدیث:484)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

"عِیادت کرنا نبیِ کریم کی پیاری پیاری سنّت ہے" کے تینتیس حُرُوف کی نسبت سے عِیادت کی 33 سنّتیں اور آداب

8 فرامینِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: ﴿1﴾ عُوْدُوا الْمَرِیْضَ۔ یعنی مریض کی عِیادت کرو۔ (الادب المفرد، ص137، حدیث:518) ﴿2﴾ جو شخص کسی مریض کی عِیادت کے لیے جاتا ہے تو اللہ پاک اُس پر پچھتّر ہزار (75,000) فرشتوں کا سایہ کرتا ہے، اُس کے ہر قدم اُٹھانے پر اُس کے لئے ایک نیکی لکھتا ہے، ہر قدم رکھنے پر اُس کا ایک گُناہ مِٹاتا ہے اور ایک دَرَجہ بُلند فرماتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنی جگہ پر بیٹھ جائے، جب وہ بیٹھ جاتا ہے تو رَحمت اُسے ڈھانپ لیتی ہے اور اپنے گھر واپس آنے تک رَحمت اُسے ڈھانپے رہے گی۔ (معجم اوسط،3/222، حدیث:4396)

www.dawateislami.net

﴿3﴾ جو شخص کسی مریض کی عِیادت کو جاتا ہے تو آسمان سے ایک پُکارنے والا پکارتا ہے: تجھے بشارت (یعنی خوشخبری) ہو تیرا چلنا اچھا ہے اور تو نے جنّت کی ایک منزل کو اپنا ٹھکانہ بنا لیا۔(ابن ماجہ، 2/192، حدیث: 1443) ﴿4﴾ جو مسلمان کسی مسلمان کی عِیادت کے لیے صُبح کو جائے تو شام تک اُس کے لیے ستّر ہزار (70000) فرشتے اِستِغفار (یعنی بخشش کی دعا) کرتے ہیں اور شام کو جائے تو صُبح تک ستّر ہزار (70000) فرشتے اِستِغفار کرتے ہیں اور اُس کے لیے جنّت میں ایک باغ ہو گا۔(ترمذی، 2/290، حدیث: 971) ﴿5﴾ جس نے اچھے طریقے سے وُضو کیا پھر ثواب کی نیّت سے اپنے مسلمان بھائی کی عِیادت کی تو اُسے جہنّم سے 70 سال کے فاصلے تک دور کر دیا جائے گا۔(ابوداؤد، 3/248، حدیث: 3097) ﴿6﴾ جب تو مریض کے پاس جائے تو اُس سے کہہ کہ تیرے لیے دُعا کرے کہ اُس کی دُعا فرشتوں کی دُعا کی مانند ہے۔(ابن ماجہ، 2/191، حدیث: 1441) ﴿7﴾ مریض جب تک تندُرست نہ ہو جائے اس کی کوئی دُعا رَد نہیں ہوتی۔(الترغیب والترہیب، 4/166، حدیث: 19) ﴿8﴾ جب کوئی مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کو جائے تو 7 بار یہ دُعا پڑھے: اَسْاَلُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ، رَبَّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَکَ۔ [1] اگر موت نہیں آئی ہے تو اُسے شِفا ہو جائے گی۔(ابوداؤد، 3/251، حدیث: 3106) ﴿9﴾ عِیادت کی تعریف: لُغوی معنٰی: بیمار کے پاس جا کر اُس کی مزاج پُرسی کرنا (یعنی طبیعت پوچھنا) (اردو لغت، 13/604) ﴿10﴾ مریض کی عیادت کرنا سنّت ہے۔ اگر معلوم ہے کہ عِیادت کیلئے جانے سے اُس بیمار پر گِراں (یعنی ناگوار) گزرے گا، ایسی حالت میں عِیادت کیلئے مت جائیے۔(بہار شریعت، 3/505) ﴿11﴾ اگر مریض سے آپ کے دل میں ناراضی یا طبیعت کو اس سے مُناسبَت نہیں پھر بھی عِیادت کیجئے ﴿12﴾ اِتّباعِ سُنّت کی نیت سے عِیادت کیجئے، اگر مَحض اس لیے بیمار پُرسی (یعنی عیادت) کی کہ جب میں بیمار پڑوں تو وہ بھی

1 ... ترجمہ: میں عَظَمت والے، عرشِ عظیم کے مالِک اللہ پاک سے تیرے لئے شِفا کا سُوال کرتا ہوں۔

www.dawateislami.net

میری عِیادت کیلئے آئے تو ثواب نہیں ملے گا ﴿13﴾ کسی کی عیادت کیلئے جائیں اور مرض کی سختی دیکھیں تو اُس کو ڈرانے والی باتیں نہ کریں مثلاً تمہاری حالت خراب ہے اور نہ ہی اِس انداز پر سر ہلائیں جس سے حالت کا خراب ہونا سمجھا جاتا ہے ﴿14﴾ عیادت کے موقع پر مریض یادُکھی شخص کے سامنے موقع کی مُناسبَت سے اپنے چہرے پر رَنج و غم کی کیفیت ظاہر کیجئے ﴿15﴾ بات چیت کا انداز ہرگز ایسا نہ ہو کہ مریض یا اُس کے عزیز کو وَسْوَسہ آئے کہ یہ ہماری پریشانی پر خوش ہو رہا ہے ﴿16﴾ مریض کے گھر والوں سے بھی اِظہارِ ہمدردی کیجئے اور جو خدمت یا تعاوُن کر سکتے ہوں کیجئے ﴿17﴾ مریض کے پاس جاکر اُس کی طبیعت پوچھئے اور اُس کے لیے صحت و عافیت کی دُعا کیجئے ﴿18﴾ مُصطفٰے جانِ رحمت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مُبارک عادت یہ تھی کہ جب کسی مریض کی عِیادت کو تشریف لے جاتے تو یہ فرماتے: لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ[1] (بخاری، 2/505، حدیث:3616) ﴿19﴾ مریض سے اپنے لیے دُعا کروائیے کہ مریض کی دُعا رَد نہیں ہوتی ﴿20﴾ فرمانِ مُصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: مریض کی پوری عیادت یہ ہے کہ اُس کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر پوچھے کہ مِزاج کیسا ہے۔ (ترمذی، 4/ 334، حدیث:2740) ﴿21﴾ حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جب کوئی شخص کسی بیمار کی مِزاج پُرسی کرنے جاوے تو اپنا ہاتھ اُس کی پیشانی پر رکھے پھر زَبان سے یہ (یعنی آپ کی طبیعت کیسی ہے؟) کہے، اِس سے بیمار کو تسلّی ہوتی ہے، مگر بہت دیر تک ہاتھ نہ رکھے رہے، یہ ہاتھ رکھنا اظہارِ مَحبّت کے لیے ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 6/358 ملخصاً) ﴿22﴾ اگر پیشانی پر ہاتھ رکھنے سے مریض کو تکلیف ہوتی ہو تو ہاتھ مت رکھئے اور اگر مریض اَمرد (بلکہ غیرِ اَمرد بھی) ہو اور ہاتھ رکھنے سے مَعاذَ اللہ "گندی لذّت" آتی ہو تو ہاتھ رکھنا گُناہ ہے اور اگر دیکھنے سے ایسا ہوتا ہو تو دیکھنا بھی حرام ہے۔ ﴿23﴾ مریض کے

1 ... ترجمہ: کوئی حَرَج کی بات نہیں اللہ پاک نے چاہا تو یہ مرض (گناہوں سے) پاک کرنے والا ہے۔

www.dawateislami.net

سامنے ایسی باتیں کرنی چاہئیں جو اس کے دل کو بھلی معلوم ہوں، بیماری کے فضائل اور اللہ پاک کی رَحمت کے تذکرے کیجئے تاکہ اس کا ذِہن ثوابِ آخرت کی طرف مائل ہو اور وہ شِکْوہ و شکایت کے الفاظ زَبان پر نہ لائے ﴿24﴾ عیادت کرتے ہوئے موقع کی مناسَبَت سے مریض کو نیکی کی دعوت بھی پیش کیجئے، خُصُوصاً نماز کی پابندی کا ذِہن دیجئے کہ بیماریوں میں کئی نمازی بھی نمازوں سے غافل ہو جاتے ہیں ﴿25﴾ مریض کو مَدَنی چینل دیکھنے کی رَغبت دلایئے اور اُس کی برکتوں سے آگاہ کیجئے ﴿26﴾ مریض کو مَدَنی قافلوں میں سفر کی اور خود سفر کے قابل نہ ہو تو اپنی طرف سے گھر کے کسی فرد کو سفر کروانے کی ترغیب دلایئے اور مَدَنی قافلوں کی وہ مَدَنی بہاریں سنایئے جن میں دعاؤں کی بَرَکتوں سے مریض کو شفائیں ملی ہیں ﴿27﴾ مریض کے پاس زیادہ دیر تک نہ بیٹھیے اور نہ شور و غُل کیجئے ہاں اگر بیمار خود ہی دیر تک بٹھائے رکھنے کا خواہش مَند ہو تو مُمکنہ صورت میں آپ اُس کے جذبات کا احترام کیجئے ﴿28﴾ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ مریض یا اُس کے نُمائندے سے ملتے ہیں تو کچھ نہ کچھ علاج بتاتے ہیں اور بعض تو مریض سے اِصرار کرتے ہیں کہ میں جو علاج بتا رہا ہوں وہ کرلو، فلاں دوا لے لو، ٹھیک ہو جاؤ گے! مریض کو چاہیے کہ ہر کسی کا بتایا ہوا علاج نہ کرے کہ "نیم حکیم خطرۂ جان" کسی کا بتایا ہوا علاج کرنے سے پہلے اپنے طَبیب سے مشورہ کر لے۔ خبردار! جو ماہِر طَبیب نہ ہونے کے باوجود مریضوں کے علاج میں ہاتھ ڈال دیتے ہیں وہ گُنہگار ہوتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اور نا اَہل (یعنی جو ماہر طبیب نہ ہو اُس) کو اِس (یعنی علاج) میں ہاتھ ڈالنا حرام ہے اور اُس (یعنی علاج میں ہاتھ ڈالنے) کا ترک (یعنی چھوڑ دینا) فرض۔ (فتاویٰ رضویہ، 206/24) ﴿29﴾ مریض کی عیادت کے موقع پر پھل یا بسکٹ وغیرہ تحفے میں لانا عُمدہ کام ہے مگر نہ لانے کی صورت میں عِیادت ہی نہ کرنا اور دل میں یہ خیال کرنا کہ اگر کچھ نہ لے کر جائے گا تو وہ کیا سوچیں گے کہ خالی ہاتھ عیادت کے

www.dawateislami.net

لیے آگئے، خالی ہاتھ بھی عیادت کر لینی چاہیے کہ نہ کرنا ثواب سے محرومی کا باعث ہے ﴿30﴾ عیادت کے لئے جاتے ہوئے بعض لوگ گُلدستے لے جاتے ہیں، یہ بھی جائز ہے مگر دیکھا گیا ہے کہ جس کو دیا عُموماً اُس کو کام نہیں آتا، لہٰذا وہ چیز گفٹ (GIFT) میں دی جائے جو کام آئے۔ مشورۃً عرض ہے کہ گلدستے کی جگہ یا اُس کے ساتھ جہاں مُناسب ہو وہاں مکتبۃُ المدینہ کے کچھ رسائل لے جاکر مریض کو پیش کیجئے تاکہ وہ ملاقاتیوں، (اور اگر اسپتال میں ہو تو) پڑوسی مریضوں اور ان کے عزیزوں کو تحفۃً دے سکیں بلکہ زہے نصیب! مریض خود بھی کچھ رسائل ہَدِیّۃً منگوا کر اِس غَرَض سے اپنے پاس رکھ کر ثواب کمائیں لیکن رسائل کا انتخاب سوچ سمجھ کر کریں ﴿31﴾ فاسِق کی عِیادت بھی جائز ہے، کیونکہ عیادت حقوقِ اسلام سے ہے اور فاسِق بھی مُسلم ہے (بہار شریعت، 3/505) ﴿32﴾ مُرتَد اور کافِر حَربی کی عیادت جائز نہیں۔ (فی زمانہ دُنیا میں سارے کافر حربی ہیں) ﴿33﴾ بدمذہب جس کی بدمذہبی کُفر تک نہ پہنچی ہو اُس کی عیادت کرنا منع ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ✿✿✿ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

”سفید کفن میں کَفناؤ“ کے سولہ حُروف کی نسبت سے کفن کی 16 سُنّتیں اور آداب

6 فرامینِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: ﴿1﴾ جو میّت کو کفن دے تو اس کیلئے میّت کے ہر بال کے بدلے میں ایک نیکی ہے۔ (تاریخ بغداد، 4/263) حضرتِ علامہ عبدُ الرَّءُوف مُناوِی رحمۃُ اللہِ علیہ حدیثِ پاک کے اس حصّے ”جو میّت کو کفن دے“ کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جس نے اپنے مال سے میّت کے کفن کا اِنتظام کیا۔ (التیسیر بشرح جامع الصغیر، 2/442) ﴿2﴾ جو میّت کو کفن دے اللہ پاک اسے جنّت کے باریک اور موٹے ریشم کا لباس پہنائے گا (مستدرک، 1/690، حدیث: 1380) ﴿3﴾ جو کسی میّت کو نہلائے، کفن دے، خوشبو لگائے، جنازہ اُٹھائے، نماز پڑھے اور جو ناقص بات نظر آئے اُسے چُھپائے وہ اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا

www.dawateislami.net

ہے جیسا جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔(ابن ماجہ، 2/201، حدیث:1462) اس حصّۂ حدیث "ناقص بات" سے مُراد یہ ہے کہ جو بات ظاہر کرنے کے قابل نہ ہو جیسے چہرے کا رنگ سیاہ ہو جانا۔ ﴿4﴾ اپنے مُردوں کو اچھا کفن دو کیونکہ وہ اپنی قبروں میں آپس میں ملاقات کرتے اور (اچھے کفن سے) تَفاخُر کرتے (یعنی خوش ہوتے) ہیں۔(مسند الفردوس، 1/98، حدیث:317) ﴿5﴾ جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کفن دے تو اُسے اچھا کفن دے۔(مسلم، ص470، حدیث:943) ﴿6﴾ اپنے مُردوں کو سفید کفن دو۔(ترمذی، 2/301، حدیث:996)

کفن پہنانے کی نیّت

﴿7﴾ کفن پہنانے کی نیّت: اللہ پاک کی رِضا پانے کے لیے اور اپنی موت کے بعد خود کو پہنائے جانے والے کفن کو یاد کرتے ہوئے ادائے فرض کیلئے مَیِّت کو سنّت کے مطابق کفن پہناؤں گا۔ ﴿8﴾ مَیِّت کو کفن دینا "فرضِ کفایہ" ہے۔(بہار شریعت، 1/817) یعنی کسی ایک کے دینے سے سب بَرِیُّ الذِّمَّہ ہو گئے (یعنی سب کے سر سے فرض اتر گیا) ورنہ جن جن کو خبر پہنچی تھی اور کفن نہ دیا وہ سب گُناہ گار ہوں گے۔

مسنون کفن

﴿9﴾ مَرد کا کفن: (1) لِفافہ یعنی چادر (2) اِزار یعنی تہبند (3) قمیص یعنی کفنی۔ عورت کیلئے ان تین کے ساتھ ساتھ مزید دو یہ ہیں: (4) اوڑھنی (5) سینہ بند۔(فتاویٰ ہندیہ، 1/160) ﴿10﴾ جو نابالغ حدِّ شَہوت[1] کو پہنچ گیا وہ بالغ کے حکم میں ہے یعنی بالغ کو کفن میں جتنے کپڑے دیے جاتے ہیں اِسے بھی دیے جائیں اور اس سے چھوٹے لڑکے کو ایک کپڑا اور

---

1 ... حدِّ شہوت لڑکوں میں یہ (ہے کہ) اس کا دل عورتوں کی طرف رَغبت کرے اور لڑکی میں یہ کہ اُسے دیکھ کر مَرد کو اس کی طرف مَیلان (یعنی خواہش) پیدا ہو اور اس کا اندازہ لڑکوں میں (ہجری سن کے حساب سے) بارہ سال اور لڑکیوں میں نو برس ہے۔(حاشیۂ بہار شریعت، 1/819)

www.dawateislami.net

چھوٹی لڑکی کو دو کپڑے دے سکتے ہیں اور لڑکے کو بھی دو کپڑے دیے جائیں تو اچھا ہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں کو پورا کفن دیں اگرچہ ایک دن کا بچہ ہو۔(بہارِ شریعت، 1/819)

﴿11﴾ صِرف عُلَما و مَشائخ کو باعمامہ دَفن کیا جاسکتا ہے، عام لوگوں کی مَیِّت کو عمامے کے ساتھ دفنانا منع ہے۔(مَدَنی وصیّت نامہ، ص4) ﴿12﴾ مرد کے بدن پر ایسی خوشبو لگانا جائز نہیں جس میں زَعفران کی آمیزش (یعنی MIX) ہو، عورت کے لیے (زعفران مِلی ہوئی خوشبو) جائز ہے۔(بہارِ شریعت، 1/861) ﴿13﴾ جس نے احرام باندھا (اور اِسی حالت میں وفات پائی) ہے اُس کے بدن پر بھی خوشبو لگائیں اور اُس کا منہ اور سر کفن سے چھپایا جائے۔

(بہارِ شریعت، 1/861)

کفن کی تفصیل

﴿14﴾ (1) لِفافہ (یعنی چادر): (یہ) مَیِّت کے قد سے اتنی بڑی ہو کہ دونوں طرف باندھ سکیں (2) اِزار (یعنی تہبند): چوٹی (یعنی سر کے شروع) سے قدم تک یعنی لفافے سے اِتنا چھوٹا جو بندش کیلئے زائد تھا (3) قمیص (یعنی کفنی): گردن سے گھٹنوں کے نیچے تک اور یہ آگے اور پیچھے دونوں طرف برابر ہو اِس میں چاک (یعنی چِیرا ہوا) اور آستینیں نہ ہوں۔ مرد و عورت کی کفنی میں فرق ہے، مرد کی کفنی کندھوں پر چیریں اور عورت کیلئے سینے کی طرف (4) اوڑھنی: تین ہاتھ یعنی ڈیڑھ گز کی ہونی چاہئے (5) سینہ بند: پِستان سے ناف تک اور بہتر یہ ہے کہ ران تک ہو۔(بہارِ شریعت، 1/818 ملخصًا) عموماً تیار کفن خرید لیا جاتا ہے اس کا مَیِّت کے قد کے مطابق مَسنُون سائز کا ہونا ضروری نہیں، یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اِتنا زیادہ ہو کہ اِسراف میں داخِل ہو جائے، لِہٰذا اِحتیاط اِسی میں ہے کہ تھان میں سے حسبِ ضرورت کپڑا کاٹا جائے۔ اگر تیار کفن لینا پڑا ہو تو زائد کپڑا کاٹ کر رکھ لیں، اگر یہ کفن میت کے مال سے لیا تھا تو زائد کپڑا وِرثے میں تقسیم ہوگا ﴿15﴾ کفن اچھا ہونا چاہیے یعنی مرد عِیدَین و جمعہ کے لیے جیسے

کپڑے پہنتا تھا اور عورت جیسے کپڑے پہن کر مَیکے جاتی تھی اُس قیمت کا ہونا چاہیے۔
(بہارِ شریعت، 1/818)

کفن پہنانے کا طریقہ

﴿16﴾ غسل دینے کے بعد آہستہ سے بدن کسی پاک کپڑے سے پونچھ لیجئے تا کہ کفن تَر نہ ہو، کفن کو ایک یا تین یا پانچ یا سات بار دُھونی دیجئے، اِس سے زیادہ نہیں، پھر اِس طرح بچھایئے کہ پہلے "لِفافہ" یعنی بڑی چادر اِس پر "تہبند" اور اِس کے اوپر "کفنی" رکھئے، اب میّت کو اِس پر لِٹایئے اور کفنی پہنایئے، اب سر، داڑھی (اور داڑھی نہ ہو تو ٹھوڑی) اور بقیہ تمام جسم پر خوشبو ملئے، وہ اَعضا جن پر سجدہ کیا جاتا ہے یعنی پیشانی، ناک، ہاتھوں، گھٹنوں اور قدموں پر کافور لگایئے۔ پھر اِزار یعنی تہبند لپیٹئے، پہلے بائیں یعنی اُلٹی جانب سے پھر سیدھی جانب سے۔ پھر لفافہ بھی اِسی طرح پہلے بائیں یعنی اُلٹی جانب سے پھر سیدھی جانِب سے لپیٹئے تا کہ سیدھا اُوپر رہے۔ سر اور پاؤں کی طرف باندھ دیجئے کہ اُڑنے کا اندیشہ نہ رہے۔ عورت کو "کفنی" پہنا کر اُس کے بال دو حصّے کر کے کفنی کے اوپر سینے پر ڈال دیجئے اور اوڑھنی آدھی پیٹھ کے نیچے سے بچھا کر سر پر لا کر منہ پر نِقاب کی طرح ڈال دیجئے کہ سینے پر رہے کہ اُس کا طول (یعنی لمبائی) آدھی پیٹھ سے سینے تک ہے اور عرض (یعنی چوڑائی) ایک کان کی لَو سے دوسرے کان کی لَو تک ہے پھر بَدَستُور اِزار و لفافہ لپیٹئے پھر سب کے اوپر سینہ بند پِستان کے اوپر سے ران تک لا کر باندھئے۔ (مزید تفصیلات کیلئے بہارِ شریعت جلد اوّل صفحہ 817 تا 822 کا مُطالعہ فرمایئے)

"جنازہ باعثِ عبرت ہے" کے پندرہ حُرُوف کی نسبت سے جنازے کے بارے میں 15 سُنَّتیں اور آداب

4 فرامینِ مُصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم: ﴿1﴾ جسے کسی جنازے کی خبر ملے وہ اہلِ میّت

www.dawateislami.net

کے پاس جاکر ان کی تعزیت کرے اللہ پاک اس کے لئے ایک قیراط ثواب لکھے، پھر اگر جنازے کے ساتھ جائے تو اللہ پاک دو قیراط اَجر لکھے، پھر اُس پر نماز پڑھے تو تین قیراط، پھر دَفن میں حاضر ہو تو چار اور ہر قیراط کوہِ اُحد (یعنی اُحد پہاڑ) کے برابر ہے۔(فتاویٰ رضویہ، 9/ 401، عمدۃ القاری، 1/ 400، تحت الحدیث:47) ﴿2﴾ مسلمان کے مسلمان پر چھ حُقُوق ہیں، (ان میں سے ایک یہ ہے کہ) جب فوت ہو جائے تو اُس کے جنازے میں شریک ہو۔(مسلم، ص1192، حدیث: (2162) ملخصاً) ﴿3﴾ جب کوئی جنّتی شخص فوت ہو جاتا ہے تو اللہ پاک حیا فرماتا ہے کہ اُن لوگوں کو عذاب دے جو اِس کا جنازہ لے کر چلے اور جو اِس کے پیچھے چلے اور جنہوں نے اِس کی نمازِ جنازہ ادا کی۔(مسند الفردوس، 1/ 282، حدیث:1108) ﴿4﴾ بندۂ مؤمن کو مرنے کے بعد سب سے پہلی جزا یہ دی جائے گی کہ اُس کے تمام شرکائے جنازہ کی بخشش کر دی جائے گی۔(مسند بزار، 11/ 86، حدیث:4796) ﴿5﴾ حضرتِ داؤد علیہ السّلام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: یَااللہ! جس نے صرف تجھے راضی کرنے کے لئے جنازے کا ساتھ دیا، اُس کی جزا کیا ہے؟ اللہ پاک نے فرمایا: جس دن وہ مرے گا، فرشتے اُس کے جنازے کے ساتھ چلیں گے اور میں اس کی مغفرت کروں گا۔(شرح الصدور، ص97) ﴿6﴾ حضرتِ امام مالِک بن اَنس رحمۃُ اللہِ علیہ کو بعدِ وفات کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ؟ یعنی اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا سلوک فرمایا؟ کہا: ایک کلِمے کی وجہ سے بخش دیا جو حضرتِ عثمانِ غنی رضی اللہُ عنہ جنازہ دیکھ کر کہا کرتے تھے۔(وہ کلمہ یہ ہے:) سُبْحٰنَ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ۔[1] لہٰذا میں بھی جنازہ دیکھ کر یہی کہا کرتا تھا، یہ کلمہ (کہنے) کے سبب اللہ پاک نے مجھے بَخْش دیا۔(احیاء العلوم، 5/ 266 ملخصاً) ﴿7﴾ جنازے میں اللہ پاک کو راضی کرنے، نمازِ جنازہ کے فرض کی ادائیگی، عبرت حاصل کرنے، میّت اور اس کے عزیزوں کی دِلجوئی کرنے وغیرہ اچھی اچھی نیّتوں

1 ... یعنی وہ ذات پاک ہے جو زندہ ہے اُسے کبھی موت نہیں آئے گی۔

www.dawateislami.net

سے شرکت کرنی چاہیے ﴿8﴾ جنازے کے ساتھ جاتے ہوئے اپنی موت اور اچھے بُرے خاتمے کے بارے میں سوچتے رہیے کہ مرتے وقت نہ جانے میرا ایمان سلامت رہے گا یا نہیں! آہ! جس طرح آج اِسے لے چلے ہیں، ایک دن مجھے بھی اِسی طرح لے جایا جائے گا، جس طرح اِسے مَنوں مِٹّی تلے دَفن کیا جانے والا ہے، میرے ساتھ بھی اِسی طرح ہونا ہے۔ اِس طرح غور و فکر کرنا عبادت و کارِ ثواب ہے۔ ﴿9﴾ جنازے کو کندھا دینا ثواب کا کام ہے، نبیِ رَحمت، شفیعِ اُمّت صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے حضرتِ سَعد بن مُعاذ رضی اللہُ عنہ کا جنازہ اُٹھایا تھا۔ (طبقات لابن سعد، 3/329، البنایہ، 3/242 ملخصًا) ﴿10﴾ حدیثِ پاک میں ہے: "جو جنازہ لے کر چالیس قدم چلے اُس کے چالیس کبیرہ گناہ مٹا دیئے جائیں گے۔" نیز حدیث شریف میں ہے: "جو جنازے کے چاروں پایوں کو کندھا دے اللہ پاک اُس کی حَتمی مغفرت فرما دے گا۔" (جوہرۃ النیرہ، ص 39، درمختار، 3/158، 159، بہار شریعت، 1/823) ﴿11﴾ سنّت یہ ہے کہ ایک کے بعد دوسرے یوں چاروں پایوں کو کندھا دے اور ہر بار دس دس قدم چلے۔ پوری سنّت یہ ہے کہ پہلے سیدھے سرہانے (یعنی سر کی سیدھی طرف والے حصے سے) کندھا دے پھر سیدھی پائنتی (یعنی سیدھے پاؤں کی طرف) پھر اُلٹے سرہانے پھر اُلٹی پائنتی اور دس دس قدم چلے تو کل چالیس قدم ہوئے۔ (فتاویٰ ہندیہ، 1/162، بہار شریعت، 1/822) بعض لوگ جنازے کے جُلُوس میں اِعلان کرتے رہتے ہیں: دو دو قدم چلو! ان کو چاہئے کہ اس طرح اعلان کیا کریں: "دس دس قدم چلو!" ﴿12﴾ جنازے کو کندھا دیتے وقت جان بوجھ کر اِیذا دینے والے انداز میں لوگوں کو دھکے دینا جیسا کہ بعض لوگ کسی شخصیت کے جنازے میں یا جہاں مُووی وغیرہ بنائی جارہی ہو وہاں کرتے ہیں یہ ناجائز و حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ ﴿13﴾ چھوٹے بچے کا جنازہ اگر ایک شخص ہاتھ پر اُٹھا کر لے چلے تو حرج نہیں اور یکے بعد دِیگرے (یعنی ایک کے بعد دوسرے) لوگ ہاتھوں میں لیتے رہیں۔

www.dawateislami.net

(فتاویٰ ہندیہ، 1/162) عورَتوں کو (بچہ ہو یا بڑا کسی کے بھی) جنازے کے ساتھ جانا ناجائز و ممنوع ہے۔ (بہارِ شریعت، 1/823، درمختار، 3/162) ﴿14﴾ شوہر اپنی بیوی کے جنازے کو کندھا بھی دے سکتا ہے، قَبْر میں بھی اُتار سکتا ہے اور منہ بھی دیکھ سکتا ہے۔ صرف غسل دینے اور بِلاحائِل (بغیر کپڑے کے) بدن کو چھونے کی مُمانَعت ہے۔ (بہارِ شریعت، 1/812-813) ﴿15﴾ جنازے کے ساتھ بلند آواز سے کلمۂ طیّبہ یا کلمۂ شہادت یا حمد و نعت وغیرہ پڑھنا جائز ہے۔ (دیکھئے: فتاویٰ رضویہ جلد 9 صفحہ 139 تا 158)

جنازہ آگے آگے کہہ رہا ہے اے جہاں والو! مرے پیچھے چلے آؤ تمہارا رہنما میں ہوں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

”دوسروں کی موت سے نصیحت پکڑو“ کے بائیس حُرُوف کی نسبت سے قبر و دفن کی 22 سنّتیں اور آداب

﴿1﴾ فرمانِ الٰہی:

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ﴿۲۵﴾ اَحْيَآءً وَّاَمْوَاتًا ﴿۲۶﴾	ترجَمۂ کنزالایمان: کیا ہم نے زمین کو جمع کرنے والی نہ کیا، تمہارے زندوں اور مُردوں کی۔
(پ29، المرسلات: 25، 26)	

اِس آیتِ مبارَکہ کے تحت ”نورُ العرفان“ صفحہ 927 پر ہے: ”اس طرح کہ زندے زمین کی پُشت (یعنی پیٹھ) پر اور مُردے زمین کے پیٹ میں جمع ہیں۔“ ﴿2﴾ مَیِّت کو دفن کرنا فرضِ کِفایہ ہے (یعنی ایک نے بھی دفنا دیا تو سب بَرِیُّ الذِّمہ ہو گئے ورنہ جس جس کو خبر پہنچی تھی اور نہ دفنایا گنہگار ہوا) یہ جائز نہیں کہ مَیِّت کو زمین پر رکھ دیں اور چاروں طرف سے دیواریں قائم کر کے بند کر دیں۔ (بہار شریعت، 1/842) ﴿3﴾ قبریں بھی اللہ کریم کی نِعمت ہیں کہ جن میں مُردے دَفن کر دیئے جاتے ہیں تاکہ جانور اور دوسری چیزیں ان کی

www.dawateislami.net

توہین نہ کریں ﴿4﴾ صالحین (یعنی نیک بندوں) کے قریب دفن کرنا چاہئے کہ اُن کے قُرب کی بَرَکت اسے شامل ہوتی ہے، اگر مَعاذَ اللہ مستحقِ عذاب (یعنی عذاب کا حقدار) بھی ہو جاتا ہے تو وہ شفاعت کرتے ہیں، وہ رَحْمت کہ اُن (نیک بندوں) پر نازل ہوتی ہے اُسے (یعنی گنہگار کو) بھی گھیر لیتی ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے نبیِ کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں: "اپنے اَموات (یعنی مُردوں) کو اچھے لوگوں کے ساتھ دفن کرو۔" (حلیۃ الاولیاء، 6/390، رقم:9042) ﴿5﴾ رات کو دَفن کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ (الجوہرۃ النیرۃ، ص 141) ﴿6﴾ ایک قبر میں ایک سے زیادہ بِلا ضرورت دَفن کرنا جائز نہیں اور ضرورت ہو تو کر سکتے ہیں۔ (بہارِ شریعت، 1/846، فتاویٰ ہندیہ، 1/166) ﴿7﴾ جنازہ قبر سے قِبلے کی جانب رکھنا مُستحب ہے تاکہ مَیِّت قبلے کی طرف سے قبر میں اُتاری جائے۔ قبر کی پائنتی (یعنی پاؤں کی جانب والی جگہ) رکھ کر سر کی طرف سے نہ لائیں۔ (بہارِ شریعت، 1/844) ﴿8﴾ حسبِ ضرورت دو یا تین اور بہتر یہ ہے کہ قَوِی (یعنی طاقتور) اور نیک آدمی قَبْر میں اُتریں۔ عورَت کی مَیِّت مَحارِم اُتاریں یہ نہ ہوں تو دیگر رِشتے دار، یہ بھی نہ ہوں تو پرہیزگاروں سے اُتروائیں۔ (فتاویٰ ہندیہ، 1/166) ﴿9﴾ عورت کی مَیِّت کو اُتارنے سے لے کر تختے لگانے تک کسی کپڑے سے چُھپائے رکھیں ﴿10﴾ قَبْر میں اُتارتے وَقت یہ دُعا پڑھیں: بِسْمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ۔[1] (تنویر الابصار، 3/166) ﴿11﴾ مَیِّت کو سیدھی کَرْوَٹ پر لٹائیں اور اُس کا منہ قبلے کی طرف کر دیں اور کفن کی بندش کھول دیں کہ اب ضرورت نہیں، نہ کھولی تو بھی حَرَج نہیں۔ (فتاویٰ ہندیہ، 1/166، جوہرۃ النیرہ، ص140) ﴿12﴾ کفن کی گِرہ کھولنے والا یہ دعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَہٗ۔[2] (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ص609) ﴿13﴾ قَبْر کچی

1 ... ترجمہ: اللہ کے نام سے اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دین پر (قَبْر میں رکھتا ہوں)۔

2 ... ترجمہ: اے اللہ! ہمیں اس کے اَجر سے محروم نہ کر اور ہمیں اس کے بعد فتنے میں نہ ڈال۔

www.dawateislami.net

اینٹوں[1] سے بند کر دیں اگر زمین نرم ہو تو (لکڑی کے) تختے لگانا بھی جائز ہے (بہارِ شریعت، 1/ 844) ﴿14﴾ اب مٹّی دی جائے، مستحب یہ ہے کہ سرہانے کی طرف سے دونوں ہاتھوں سے تین بار مٹی ڈالیں۔ پہلی بار کہیں "مِنۡهَا خَلَقۡنٰكُمۡ"،[2] دوسری بار "وَفِيۡهَا نُعِيۡدُكُمۡ"،[3] تیسری بار "وَمِنۡهَا نُخۡرِجُكُمۡ تَارَةً اُخۡرٰى"[4] کہیں۔ اب باقی مٹی پھاوڑے وغیرہ سے ڈال دیں۔ (الجوہرۃ النیرۃ، ص 141) ﴿15﴾ جتنی مٹّی قبر سے نکلی ہے اُس سے زیادہ ڈالنا مکروہ ہے۔ (فتاویٰ ہندیہ، 1/ 166) ﴿16﴾ ہاتھ میں جو مٹّی لگی ہے اسے جھاڑ دیں یا دھو ڈالیں اختیار ہے۔ (بہارِ شریعت، 1/ 458) ﴿17﴾ قبر چوکھونٹی (یعنی چار کونوں والی) نہ بنائیں بلکہ اِس میں ڈھال رکھیں جیسے اونٹ کا کوہان، (دفن کے بعد) اِس پر پانی چھڑکنا بہتر ہے، قبر ایک بالِشت اونچی ہو یا معمولی سی زائد۔ (بہارِ شریعت، 1/ 846 ملخصاً، ردالمحتار، 3/ 168) دفن کے بعد قبر پر اذان دینا کارِ ثواب اور میّت کے لئے نہایت نَفع بخش ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 5/ 370 ماخوذاً) ﴿18﴾ مستحب یہ ہے کہ دفن کے بعد قبر پر سورۂ بَقَرہ کا اوّل و آخر پڑھیں، سرہانے (یعنی سر کی جانب) الٓمّٓ سے مُفۡلِحُوۡن تک اور پائنتی (پا۔اِن۔تی یعنی پاؤں کی طرف) اٰمَنَ الرَّسُوۡلُ سے ختمِ سورت تک پڑھیں۔ (بہارِ شریعت، 1/ 846) ﴿19﴾ دفن کے بعد قبر کے پاس اتنی دیر تک ٹھہرنا مستحب ہے جتنی دیر میں اونٹ ذَبح کر کے گوشت تقسیم کر دیا جائے کہ ان کے رہنے سے میّت کو اُنس ہو گا (یعنی مَحبّت اور اپنائیت ملے گی) اور نکیرین (نَ۔کی۔رَین) کا جواب دینے میں وَحشت

---

1 ... قبر کے اندرونی حصّے میں آگ کی پکّی اینٹیں لگانا منع ہے مگر اکثر اب سیمنٹ کی دیواروں اور سلیب کا رواج ہے لہٰذا سیمنٹ کی دیواروں اور سیمنٹ کے تختوں کا وہ حصّہ جو اندر کی طرف رکھنا ہے کچّی مٹّی کے گارے سے لیپ دیں۔ اللہ پاک مسلمانوں کو آگ کے اَثر سے محفوظ رکھے۔ اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

2 ... ہم نے زمین ہی سے تمہیں بنایا۔

3 ... اور اسی میں تمہیں پھر لے جائیں گے۔ 4 ... اور اسی سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے۔

www.dawateislami.net

(یعنی گھبراہٹ) نہ ہو گی اور اتنی دیر تک تلاوتِ قرآن اور مِیّت کے لیے دُعاوِاِسْتِغفار کریں اور یہ دُعا کریں کہ سُوالِ نکیرین کے جواب میں ثابِت قدم رہے۔ (بہار شریعت، 1/846 بتغیر)

﴾20﴿ شجرہ یاعَہْد نامہ قبر میں رکھنا جائز ہے اور بہتر یہ ہے کہ مِیّت کے منہ کے سامنے قبلے کی جانب طاق کھود کر اس میں رکھیں، بلکہ "دُرِّ مُختار" میں کفن پر عَہْد نامہ لکھنے کو جائز کہا ہے اور فرمایا کہ اس سے مغفرت کی اُمّید ہے اور مِیّت کے سینے اور پیشانی پر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم لکھنا جائز ہے۔ ایک شخص نے اس کی وصیّت کی تھی، اِنتِقال کے بعد سینے اور پیشانی پر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم لکھ دیا گیا، پھر کسی نے اُنہیں خواب میں دیکھا، حال پوچھا، کہا: جب میں قبر میں رکھا گیا، عذاب کے فرشتے آئے، فرشتوں نے جب پیشانی پر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم لکھا دیکھا، کہا: تُو عذاب سے بچ گیا۔ (بہار شریعت، 1/848، در مختار، 3/153، فتاویٰ تاتارخانیہ، 2/170) ﴾21﴿ یوں بھی ہو سکتا ہے کہ پیشانی پر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم لکھیں اور سینے پر کلمۂ طیّبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) مگر نہلانے کے بعد کفن پہنانے سے پہلے کلمے کی (یعنی سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کے برابر والی) انگلی سے لکھیں روشنائی (INK) سے نہ لکھیں۔ (بہار شریعت، 1/848 بتغیر، ردالمحتار، 3/186) ﴾22﴿ قبر سے مَیّت کی ہڈّیاں باہَر نکل پڑیں تو اُن ہڈّیوں کو دَفن کرنا واجِب ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 9/406 ماخوذاً)

"قبر کی زیارت سنّتِ مُبارکہ ہے" کے اکیس حروف کی نسبت سے قبرستان کی حاضری کی 21 سُنّتیں اور آداب

تین فرامینِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: ﴾1﴿ "میں نے تمہیں زیارتِ قُبُور سے منع کیا تھا لیکن اب تم قبروں کی زیارت کرو کیونکہ یہ دُنیا میں بے رغبتی کا سبب اور آخرت کی یاد دلاتی ہے۔" (ابن ماجہ، 2/252، حدیث: 1571) ﴾2﴿ جب کوئی شخص ایسی قَبْر پر گزرے جسے دُنیا میں جانتا تھا اور اس پر سلام کرے تو وہ مُردہ اسے پہچانتا ہے اور اس کے سلام کا جواب دیتا

www.dawateislami.net

ہے۔(تاریخ بغداد،6/135، حدیث:3175)﴿3﴾جو اپنے والدین دونوں یا ایک کی قَبْر کی ہر جمعہ کے دن زیارت کرے گا، اُس کی مغفرت ہو جائے گی اور نیکوکار لکھا جائے گا۔(شعب الایمان، 6/201، حدیث:7901)﴿4﴾قُبُورِ مُسْلِمِیْن (یعنی مسلمانوں کی قبروں) کی زیارت سنّت اور مزاراتِ اولیاءِ کِرام و شہداءِ عُظّام کی حاضری سعادت بَر سعادت اور انہیں ایصالِ ثواب مَنْدُوب (یعنی پسندیدہ) و ثواب۔(فتاوٰی رضویہ، 9/532)﴿5﴾(ولیُّ اللّٰہ کے مزار شریف یا) کسی بھی مسلمان کی قَبْر کی زیارت کو جانا چاہے تو مستحب یہ ہے کہ پہلے اپنے مکان پر (غیر مکروہ وقت میں) دو رَکعت نفل پڑھے، ہر رَکعت میں سُوْرَۃُ الْفَاتِحَه کے بعد ایک بار اٰیَۃُ الْکُرْسِی اور تین بار سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص پڑھے اور اس نماز کا ثواب صاحبِ قبر کو پہنچائے، اللہ پاک اُس فوت شدہ بندے کی قَبْر میں نور پیدا کرے گا اور اِس (ثواب پہنچانے والے) شخص کو بہت زیادہ ثواب عطا فرمائے گا۔(فتاوٰی ہندیہ، 5/350)﴿6﴾مزار شریف یا قَبْر کی زیارت کیلئے جاتے ہوئے راستے میں فضول باتوں میں مشغول نہ ہوں۔(فتاوٰی ہندیہ، 5/350)﴿7﴾قَبْر کو بوسہ نہ دیں، نہ قَبْر پر ہاتھ لگائیں۔(فتاوٰی رضویہ، 9/522-526) بلکہ قَبْر سے کچھ فاصلے پر کھڑے ہو جائیں﴿8﴾قَبْر کو سجدۂ تعظیمی کرنا حرام ہے اور اگر عبادت کی نیّت ہو تو کُفر ہے۔(فتاوٰی رضویہ، 22/423)
﴿9﴾قبرستان میں اُس عام راستے سے جائیں، جہاں ماضی (PAST) میں کبھی بھی مسلمانوں کی قبریں نہ تھیں، جو راستہ نیا بنا ہوا ہو اُس پر نہ چلیں۔"فتاوٰی شامی" میں ہے:(قبرستان میں قبریں مٹا کر) جو نیا راستہ نکالا گیا ہو اُس پر چلنا حرام ہے۔(ردالمحتار، 1/612) بلکہ نئے راستے کا صرف گُمان (یعنی شک) ہو تب بھی اُس پر چلنا ناجائز و گناہ ہے۔(درمختار، 3/183)﴿10﴾کئی مزاراتِ اولیا پر دیکھا گیا ہے کہ زائرین کی سہولت کی خاطر مسلمانوں کی قبریں مِسمار (یعنی توڑ پھوڑ) کر کے فرش بنا دیا جاتا ہے، ایسے فرش پر لیٹنا، چلنا، کھڑا ہونا، تلاوت اور ذِکر و اَذکار کیلئے بیٹھنا وغیرہ حرام ہے، دُور ہی سے فاتحہ پڑھ لیجئے﴿11﴾زیارتِ قبر مَیّت کے

www.dawateislami.net

مُواجَہہ میں (یعنی چہرے کے سامنے) کھڑے ہو کر ہو اور اس (یعنی قبر والے) کی پائنتی (پا۔اِن۔ تِی یعنی قدموں) کی طرف سے جائے کہ اُس کی نگاہ کے سامنے ہو، سرہانے (یعنی سر کی جانب) سے نہ آئے کہ اُسے سر اُٹھا کر دیکھنا پڑے۔(فتاویٰ رضویہ،9/532) ﴿12﴾ قبرستان میں اِس طرح کھڑے ہوں کہ قبلے کی طرف پیٹھ اور قبر والوں کے چہروں کی طرف منہ ہو اِس کے بعد کہیے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَااَہْلَ الْقُبُوْرِ، یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ، اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَّنَحْنُ بِالْاَثَر۔ ترجمہ: اے قَبْر والو! تم پر سلام ہو، اللہ پاک ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے، تم ہم سے پہلے آگئے اور ہم تمہارے بعد آنے والے ہیں۔(مرقاۃ المفاتیح،4/253،تحت الحدیث:1765 ماخوذاً)

﴿13﴾ جو قبرستان میں داخل ہو کر یہ کہے: اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْاَجْسَادِ الْبَالِیَۃِ وَ الْعِظَامِ النَّخِرَۃِ الَّتِیْ خَرَجَتْ مِنَ الدُّنْیَا وَھِیَ بِکَ مُؤْمِنَۃٌ، اَدْخِلْ عَلَیْھَا رَوْحًا مِّنْ عِنْدِكَ، وَسَلَامًا مِّنِّیْ۔ ترجمہ: ”اے اللہ پاک! (اے) گَل جانے والے جسموں اور بوسیدہ ہڈّیوں کے رب! جو دنیا سے ایمان کی حالت میں رخصت ہوئے تُو ان پر اپنی رحمت اور میرا سلام پہنچادے۔“ تو حضرتِ آدم علیہ السلام سے لے کر اس وقت تک جتنے مومن فوت ہوئے سب اُس (یعنی دُعا پڑھنے والے) کے لیے دُعائے مغفرت کریں گے۔(مصنف ابن ابی شیبہ، 8/257، حدیث: 22)

﴿14﴾ مُصطفٰے جانِ رحمت کا فرمانِ رحمت نشان ہے: جو شخص قبرستان میں داخِل ہُوا پھر اُس نے سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ، سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص اور سُوْرَۃُ التَّکَاثُر پڑھی پھر یہ دُعا مانگی: یااللہ! میں نے جو کچھ قرآن پڑھا اُس کا ثواب اِس قبرستان کے مومن مَردوں اور مومن عورتوں کو پہنچا۔ تو وہ تمام مومن قِیامت کے روز اس (یعنی ایصالِ ثواب کرنے والے) کے سفارشی ہوں گے۔(شرح الصدور، ص311) ﴿15﴾ حدیثِ پاک میں ہے: ”جو گیارہ بار سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص یعنی قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد (مکمل سورۃ) پڑھ کر اس کا ثواب مُردوں کو پہنچائے، تو مُردوں کی گنتی کے برابر اُسے (یعنی ایصالِ ثواب کرنے والے کو) ثواب ملے گا۔“ (در مختار، 3/183) ﴿16﴾ قبر

www.dawateislami.net

کے اوپر اگر بتّی نہ جلائی جائے اس میں سُوئے ادب (یعنی بے ادبی) اور بد فالی ہے، ہاں اگر (حاضِرین کو) خوشبو (پہنچانے) کے لیے (لگانا چاہیں تو) قَبْر کے پاس خالی جگہ ہو وہاں لگائیں کہ خوشبو پہنچانا محبوب (یعنی پسندیدہ) ہے۔(فتاویٰ رضویہ، 9/482، 525 ملتقطاً) ﴿17﴾ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ ایک اور جگہ فرماتے ہیں: "صحیح مسلم شریف" میں حضرت عَمْرو بن عاص رضی اللہُ عنہ سے مَروِی ہے: انہوں نے دمِ مرگ (یعنی بوقتِ وفات) اپنے فرزند سے فرمایا: "جب میں وفات پا جاؤں تو میرے ساتھ نہ کوئی نوحہ کرنے والی جائے نہ آگ جائے۔" (مسلم، ص75، حدیث:192، فتاویٰ رضویہ، 9/482) ﴿18﴾ قَبْر پر چراغ یا جلتی موم بتّی وغیرہ نہ رکھئے، ہاں رات میں راہ چلنے والوں یا تلاوت کرنے والوں کے لیے روشنی مقصود ہو تو قبر کی ایک جانب خالی زمین پر موم بتی یا چراغ رکھئے جبکہ وہ خالی جگہ ایسی نہ ہو جہاں پہلے قبر تھی اب مِٹ چکی ہے ﴿19﴾ قبروں کی زیارت کے لیے یہ چار دن بہتر ہیں: پیر، جمعرات، جمعہ، ہفتہ۔ (فتاویٰ ہندیہ، 5/350) جمعہ کے دن بعد نمازِ صبح زیارتِ قُبُور افضل ہے۔(فتاویٰ رضویہ، 9/523) ﴿20﴾ مُتَبَرَّک (یعنی برکت والی) راتوں میں زیارتِ قُبُور افضل ہے خصوصاً شبِ براءت۔ (فتاویٰ ہندیہ، 5/350) اِسی طرح مُتَبَرَّک (یعنی برکت والے) دنوں میں بھی زیارتِ قُبُور افضل ہے، مثلاً عِیدَین، 10 مُحَرَّمُ الحرام اور عَشَرۂ ذِی الحِجّہ (یعنی ذُوالحِجّہ کے ابتدائی 10 دن) (فتاویٰ ہندیہ، 5/350) ﴿21﴾ قبرستان کی حاضِری کے موقع پر اِدھر اُدھر کی باتوں اور غفلت بھرے خیالوں کے بجائے اپنی موت کو یاد کر کے ہو سکے تو آنسو بہائیے اور گناہوں کو یاد کر کے خود کو عذابِ قَبْر سے خوب ڈرائیے، توبہ کیجئے اور یہ تصوُّر ذِہن میں جمائیے کہ جس طرح آج یہ مُردے اپنی اپنی قبروں میں اکیلے پڑے ہیں، عنقریب میں بھی اِسی طرح اندھیری قَبْر میں تنہا پڑا ہُوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

اگلے ہفتے کا رسالہ

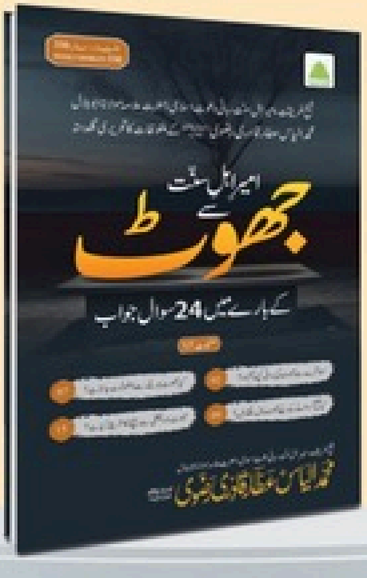

978-969-722-638-2
01082481

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net